بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

○

۳۳ دِن کی جبری علیحدگی کے بعد پھر آج حاضرِ خدمت ہو گیا ہوں لیکن مُلک کے حالات وہی ہیں جو آج سے تینتیس ۳۳ دن پیشتر تھے، نہ اس کے مصائب میں کوئی کمی ہُوئی نہ اس کی مُشکلات کا کوئی مداوا ہُوا، اور نہ ہر روز نت نئے مسائل نے اُبھرنا چھوڑا، بلکہ حالات پہلے سے بھی کچھ زیادہ ہی سنگین ہو گئے۔

ہندوستان کی ہٹ دھرمی، بے شرمی کی حد تک پہنچ چکی ہے اور اب وُہ کھُلم کھُلا طور پر پاکستان کو دھمکیوں سے مرعوب کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

ہمارے ملک کے نوّے ہزار جیالے سپوت ابھی تک دشمن کی قید میں ہیں اور ہنوز ان کی رہائی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔

سرحدوں پر ابھی تک فوجیں اپنا پڑاؤ ڈالے ہُوئے ہیں اور نہ جانے کب تک ڈالے رہیں۔

مغربی پاکستان کا پانچ ہزار مربع میل علاقہ ہنوز ہندوستان کے پنجۂ استبداد میں ہے، اور پُورا مشرقی پاکستان ہندوستانی جارحیت اور مکتی باہنی کی بربریت سے چُور چُور ہے، او

اُس کے زخم مندمل ہونے کی بجائے ناسُور بنتے جا رہے ہیں، دُوسری طرف مُلک کی داخلی صُورتِ حال ہے، مزدُور اس طرح بپھرے ہُوئے ہیں کہ ان کا جن بوتل میں لوٹانا ناممکن بن چکا ہے، کراچی کے صنعتی علاقے میں کئی دفعہ فوج بُلائی جا چکی ہے اور ابھی تک وہاں فوج کا پہرہ ہے۔

اشیاء خوردنی کا حصُول ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں رہی، گرانی نے غریب طبقے کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے، غنڈہ گردی نے شریف شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے، قانون کا سرِ عام مضحکہ اُڑایا جا رہا ہے۔ غارت گری میں کئی گُنا اضافہ ہو چکا ہے۔

اور کیا پھر ایسے حالات میں ہم یہ پُوچھنے کا حق نہیں رکھتے کہ وُہ کونسا مسئلہ ہے جسے ہماری اور دُوسرے محبِّ وطن راہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاری سے حل کیا گیا ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر مُلک اور مُلک کے مفاد کی خاطر ہماری جان بھی چلی جائے تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہوگی ہم یہ سمجھ لیں گے کہ ہماری قید دینے۔ اور ہماری قُربانیوں سے ہماری قوم اور ہمارے مُلک کا بھلا ہو سکے گا۔

لیکن حزبِ اختلاف کو صرف برسرِاقتدار طبقہ کی تعمیری مخالفت اور اپنے ملک کے سُلجھاؤ کے لیے مثبت تجاویز کے سبب کُچلنا اور پابندِ سلاسل کرنا کسی صُورت بھی مستحسن کام نہیں، اس سے مسائل سُلجھیں گے نہیں بلکہ اور زیادہ اُلجھ جائیں گے۔